السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندہ کا شوہر عرصہ آٹھ برس سے مرض جنون میں بتلا ہے کبھی کبھی دوایک روز ہوش میں آجاتا ہے اوراس عرصہ میں علاج بھی بہت ہوا مگر کچھ صورت افاقہ نہیں ہے بلکہ اور ترقی پر ہے ہندہ بہت چاہتی ہے کہ کسی طور سے طلاق دے دے اسی لیے اپنا زیور دیتی ہے اور مہر بھی معاف کرتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اور نہ کسی طور سے نان و نفقہ کا خبر گیراں ہوتا ہے ہندہ اس وقت میں بعمر پچیس سالہ ہے اوراپنے نان ونفقہ سے بہت عاجزو پریشان ہے اور نہ کوئی صورت گزران ہے نیز خوف اس بات کا ہے کہ ہندہ سے اس حالت پریشانی میں امور خلاف شرع صادر ہوجائیں اب ہندہ اپنے گلو خلاصی کے واسطے دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو شریعت میں جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ کے واسطے دوسرا نکاح کرلینے کے جواز کی یہ صورت ہے کہ ہندہ حاکم شرع کے روبرو اس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہر اس قدر مدت سے مرض جنون میں بتلا ہے کبھی ہوش میں آجاتا ہے میں اس سے طلاق چاہتی ہوں اسی لیے زیور دیتی ہوں اور مہر بھی معاف کرتی ہوں لیکن وہ نہ مجھے طلاق دیتا ہے نہ کسی طور سے میرے نان و نفقہ کی خبر لیتا ہے اب میری گزران کی کوئی صورت اس کے نکاح میں رہ کر نہیں ہے لہذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح فسخ کردیا جائے کہ عدت کا زمانہ کاٹ کر کسی دوسرے سے اپنا نکاح کرلوں حاکم مذکور ہندہ سے اس بات کا ثبوت لے کر کہ اس کا شوہر فی الواقع اس کے نان و نفقہ کی خبر نہیں لیتا نکاح مذکور فسخ کر کے حکم دے دے اوروہ بعد انقضائے عدت کے دوسرے سے اپنا نکاح کرلے۔

شامی (2/712چھاپہ مصر) میں فتاوی "قاری الهدایہ" سے منقول ہے۔

"سأل عمن غاب زوجها ولم يترک لها نفقة. فأجاب: إذا أقامت بينة على ذلک وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ"

اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا شوہر غائب ہو اوراس کے لیے نفقہ نہ چھوڑ کر گیا ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ جب وہ اس پر حجت قائم کردے اور قاضی سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرے جو اس معلے کا بخوبی علم رکھتا ہو) تو وہ نکاح فسخ کردے تو اس کا یہ فیصلہ نافذ ہوگا

ہدایہ ص585چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

" {قال عليه السلام: } لا ضرر ولا ضرار في الإسلام"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پہلے پہل) کسی کو نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا)

نصب الرایۃ لاحدیث الهدایہ (2/383) میں ہے۔"

"روى من حديث عبادة بن الصامت وابن عباس وأبي سعيد الخدري وأبي هريرة وأبي لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبد الله وعائشة"

میں کہتا ہوں کہ اسے عبادہ بن صامت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابولبابہ ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے) اور کتاب "ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی (ص 127) میں ہے۔

"قد أمر الله سبحانه بإحسان عشرة الزوجات، فقال: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ [النساء19] ونهى عن إمساكهن ضرارًا، فقال: وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا [البقرة231]، وأمر بالإمساک بالمعروف والتسريح بإحسان فقال: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ [البقرة229]، ونهى عن مضارتهن، فقال: وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [الطلاق6]. فالغائب إن حصل مع زوجته التضرر بغيبته جاز لها أن ترفع أمرها إلى حكام الشريعة، وعليهم أن يخلصوها من هذا الضرار القائع، هذا على تقدير أن الغائب ترک لها ما يقوم بنفقتها وإنها لم تتضرر من هذه الحيثية بل من حيثية كونها لا مزوجة ولا أيمة، أما إذا كانت متضررة بعدم وجود ما تستنفقه مما تركه الغائب، فالفسخ لذلک على انفراده جائز ولو كان حاضرًا، فضلاً عن أن يكون غائبًا، وهذه الآيات التي ذكرناها وغيرها تدل على ذلک"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ احسان سے رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو'' اور انھیں تکلیف دینے کے لیے روکنے سے منع کیا ان کو اچھے طریقے سے رکھ لینے اور نیکی کے ساتھ) چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ اس نے فرمایا: ''اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' نیز ان کو تکلیف دینے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''اور انھیں تکلیف نہ دو۔ اب جو شخص غائب ہے اوراس کے غیب رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حکام شریعت کے سامنے اپنا معاملہ پش کرے اوران حکام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس مسلسل ضرر سے اس کو گلو خلاصی کرائیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب غائب خاوند نے بیوی کے لیے وہ کچھ چھوڑا ہو جو اس کے نفقطے کے قائم مقام بن سکے اب اس کو اس اعتبار سے تو تکلیف نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ وہ شادی شدہ تصور ہوتی ہے نہ بے نکاحی لیکن جب عورت کو اس اعتبار سے ضرر پہنچے کہ غائب خاوند نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ بطور نفقہ استعمال کر سکے تو خالی اس وجہ سے عورت کے لیے نکاح فسخ کروانا جائز ہے درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو تو اس کے غائب ہونے کی صورت میں کیوں جائز نہیں ہوگا؟ مذکورہ بالا آیات اس پر دلالت کرتی ہیں) نیز اسی صفحہ میں ہے۔

"إذا لم يترك لها ما يحتاج إليه فالمسارعة إلى تخليصها وفك أسرها ورفع الضرار عنها واجبة"

(جب شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو جس کی وہ محتاج ہے تو اس کی بیوی کی گلو خلاصی کرانے کے لیے جلدی کرنا اور اس کو آزاد کرا کر اس کی تکلیف کو دور کرنا واجب ہے)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:562

محدث فتویٰ